منشیات اور ان کا شرعی حکم

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام کیلانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی ونسلم ونبارك علی رسولہ الکریم

تمہید انسانوں کی (ہدایت) (اور) فلاح و بہبود کے لیے جتنے بھی ادیان سماوی نازل ہوئے ہیں۔ اصحابِ شریعت پیغمبر آسمانی قانون لے کر مبعوث ہوئے تو ہر ایک نے ترجیحی بنیادوں پر جن چیزوں کو اہمیت دی ان میں عقل کو خاصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ قرآن مجید میں صرف عقل کے لفظ سے ۴۹ اشتقاقات مستعمل ہوئے ہیں۔ مترادفات اس کے علاوہ ہیں۔

قرآن مجید نے انسانی تدبر کی بنیاد محسوسات پر رکھی اور اگر کوئی ان دیکھی چیز کسی طرح مذکور ہوئی تو اس حد تک جس حد تک وہ قابل فہم ہو۔ پہلے لوگ غیر مفہوم خیالاتی فلسفوں اور اوہام مزعومہ کو بنیاد بنا کر اپنی مرضی سے محسوسات اور موجودات کی من بھاتی تفسیر کرتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ فلاں دور میں فلاں شخص نے حکمت اور فلسفہ میں نام پیدا کیا۔ فلاں فلاں موضوعات پر کتاب لکھی اور یہ حساب لگائے اور بس ختم۔ اگر سوچ بچار کا یہی سلسلہ قائم رہتا تو آج کا دور بھی گتھیوں کو مدارس میں ہی سلجھا سلجھا کر خوش ہو جاتا۔

لیکن ہوا یہ کہ قرآن مجید کو فلسفہ کی ظلمتوں میں سمجھنے والے لوگ جب عقائد کے سلسلہ میں قرآنی فیصلوں اور نبوی تعلیمات سے متصادم ہوئے تو بہت سے ایسے لوگ اٹھے جنہوں نے فلسفیان امت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کے لیے فلسفہ کو اپنی کتابوں میں کئی کئی کلیات میں چیلنج کر دیا۔ جن میں امام رازیؒ، ابو حامد غزالیؒ اور ابن تیمیہؒ نے خاصی شہرت پائی۔ جب کہ آئمہ اربعہؒ نے اور ان کے شاگردوں میں بالخصوص امام ابو یوسفؒ نے علم کلام کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے اس کی شرعی حیثیت کی وضاحت پر اکتفاء کیا تھا اور جب متکلمین نے اپنے عقائد کو فلسفہ کے ساتھ مخلوط کر ہی دیا تو مذکورہ بالا شخصیات میں بالخصوص مؤخر الذکر نے

ایسے تابڑ توڑ حملے کیے جس سے عقل کی بنیا د فلسفہ کو ہی کئی کئی کلیات میں شکست فاش دی۔

اور لوگوں نے اسے خیالی چیزیں سمجھ کر اس سے اعراض کرتے ہوئے اپنی عقل اور سوچ بچار کی بنیاد محسوسات پر رکھ دی جس سے دنیا کی سوچ کا دھارا ہی نہیں بلکہ کارخانۂ قدرت کے بے شمار قوانین معلوم ہوئے اور صنعتی انقلاب آگیا۔ اسی وجہ سے منصفین جب بھی نئے دور کی ترقی کا نام لیتے ہیں تو اس کا کریڈٹ قرآن مجید کو دیتے ہیں۔

قرآن مجید سے پہلے ہی عقل کے دھارے صحیح رخ پر چل رہے ہوتے تو پہلی امتوں کے ادوار میں ہی یہ صنعتی انقلاب آجاتے؟ بہرحال یہ عقل ہی ہے جس نے شریعت کو سمجھنے کا حق ادا کیا تو مفسرین، محدثین، مؤرخین اور فقہاء پیدا ہوئے۔ اگر ادب سے متعلق ہوئی تو شعراء، ادیب، کتب لغت اور دوسری متعلقہ چیزیں نمودار ہوئیں۔ جڑی بوٹیوں اور عناصر مخلوقات پہ تحقیقات ہوئی تو ڈاکٹر، اطباء، نباض اور لیبارٹریاں معرض موجود میں آئیں۔ اگر طبعیات سے روشناس ہوئی تو سائنسی ترقی شروع ہوئی گویا کہ عقل کو انسان کو حیوان سے ممتاز کرنے کے علاوہ اس لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ انسانی ترقی کے جو سربستہ راز قدرت نے کھولے ہیں ان میں بنیاد عقل سے صحیح کام لینا ہے جس پر محققین کو قدرتِ الٰہیہ کی طرف سے مزید الہام ہوتے رہے اور انسانی زندگی ترقی کی طرف ہر آن پیش قدمی کرنے لگی۔ پھر بھی لوگ گنتی کے ہوتے ہیں جو کہ تخلیقی ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی بھی ادارے قوم ملک اور پارٹی نے عقل کی حفاظت پر بہت زیادہ زور نہیں دیا کہ اس کے لیے باقاعدہ قوانین مرتب کئے ہوں: تشریحات پیش کی ہوں لیکن چونکہ عقل کی حفاظت کا سب سے زیادہ تعلق احکام شریعت کی پابندی قائم رکھنے کے امکان سے ہے اس لیے سب سے زیادہ عقل کی ضرورت بھی اسی میدان میں ہے۔ کہ اس کا تعلق ہر کس و ناقص سے ہے۔ لہٰذا

دنیا کے ہر فرد، ہر اجتماع، ہر ادارہ، ہر پارٹی، ہر معاشرہ، ہر علاقے اور ہر ملک سے بڑھ کر اسلام نے اس پر زور دیا ہے کہ ہر انسان شرعی قوانین پر پابندی بھی اسی صورت میں ادا کر سکتا ہے جبکہ دماغ حاضر ہو۔ غائب الدماغ آدمی سوچ بچار سے عاری ہوتا ہے اس لیے وہ قوانین کی پابندی کیا کرے گا۔ اسی طرح معاشرے کی حفاظت اور امن عامہ پر

جس قدر زور مذہب اسلام میں ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں اور وہ بھی صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ دماغ صحیح اور عقل ٹھکانے پر ہو اس لیے ہر وہ چیز جو کہ عقل کی دشمن ہے وہ اسلام کی بھی دشمن شریعت کی بھی دشمن امن عامہ کی بھی دشمن اور معاشرے کی بھی دشمن اور بنی نوع انسان کی بھی دشمن ہوگی۔ مضمون ہذا میں اسی فکر کو قدرے تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

منشیات مفترات اور مخدرات

منشیات عربی زبان میں اس کا معنی نشوہ ہے۔ جس کا معنی بنیادی سکر ہے۔ یعنی نشہ ثلاثی مجرد میں باب سمع یسمع اور مزید میں بہت سے علماء کے مطابق باب تفعل اور افتعال مستعمل ہے۔ المنجد کے مترجم نے باب تفعیل کا بھی اضافہ کیا ہے۔ اس لیے مُنَشِّیَات لکھنا زیادہ صحیح ہے۔

ان میں ہر وہ چیز داخل ہوگی جو کہ کسی طور بھی دماغ کو متاثر کرے اور سوچ بچار میں فرق ڈال دے اور انسان انسانیت سے ہٹ کر حیوانیت پر آجائے۔ اس باب میں فی زمانہ جو اشیاء سب سے زیادہ معروف ہیں۔ ان میں

(۱) شراب۔ (۲) بھنگ۔ (۳) ہیروئن اور (۴) افیون ہیں۔

اصل حرمت بھنگ اور اس جیسی دوسری بوٹیوں کے استعمال کا مسئلہ تو شراب پر قیاس ہوگا۔ ہر وہ چیز جو کہ نشہ آور ہوگی وہ مسکر ہے۔ اسی طرح جو چیز جسم میں وقتی نشاط اور قوت کا سبب بنے اور مابعد زیادہ کمزوری پیدا کر دے جیسے افیون وغیرہ یہ تمام اشیاء شرع میں مذموم ہیں۔ کیونکہ انسان کو مکلف پیدا کیا گیا ہے اور تکلیف کا تعلق عقل سے ہوتا ہے اور جب عقل ہی نہ رہی تو تکلیف نہ رہی اور جب تکلیف نہ رہی تو شریعت کی بجا آوری نہ رہی تو کفر پیدا ہوگیا۔

ابو الشیخ، اور ابن مردویہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ:
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا یموت مدمن خمر الا لقی اللہ کعابد وثن۔ (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۸)

کہ کوئی عادی شرابی نہیں مرتا لیکن اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ہوگی جیسا کہ کوئی بت پرست ہو۔

اور دلیل دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

انما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطٰن (سورة المائدہ ۵ : ۹۰)

کہ شراب، جُوا ، بت اور فالوں کے تیر شیطانی عمل کی پلیدی ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے شراب کو جوئے ، بت اور فالوں کے تیروں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان سب کو شیطانی عمل کی نجاست قرار دیا ہے۔

اصول فقہ کا مسلّمہ قاعدہ ہے :

مالا يتم الواجب الا به فهو واجب۔

کہ جن کے بغیر واجب مکمل نہ ہو وہ بھی واجب ہوتا ہے۔

اسی طرح اس کے برعکس قانون بھی قابل قبول ہونا چاہیے۔

ما يبلغ الحرام فهو حرام۔

کہ جو چیز حرام تک پہنچا دے وہ بھی حرام ہوگی۔

مثلاً نظر بازی زنا اور لواطت تک پہنچاتی ہے۔ وہ حرام ہونی چاہیے۔

حسد، ناشکری اور چوری کا راستہ ہے اس لیے وہ حرام ہے۔

تصویر کشی محبت کے لیے ہو تو جب یہ حد اعتدال سے ہٹ جائے تو حرام کاری یا دیوانگی مسلط کر دے گی۔ اور اگر تعظیم کے لیے ہو تو تصور شیخ اور اس سے بڑھ کر شرک کا راستہ ہموار کرے گی۔

اس کلی قانون کی یہاں تشریح یہ ہوگی کہ

شراب ام الخبائث ہے۔ اس لیے حرام ہے اور چونکہ پینے والا فرائض سے غافل ہو جاتا ہے اس لیے اس سے بچنا فرض ہے۔ اسی طرح دوسری چیزوں کا بھی یہی مسئلہ ہے۔

آئندہ اوراق میں انشاء اللہ ان تمام چیزوں پر باری باری روشنی ڈالی جائیگی۔ والحمد لله رب العلمين ۔

شراب اور خمر کی شرعی و لغوی تحقیق

شراب اردو میں اور خمر عربی میں ہم معنی ہیں۔ اگرچہ شراب عربی میں ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں جیسے اَشْرِبَہ البتہ شراب کے معنی میں بھی مستعمل ہے چنانچہ الشُرْبة والشروب والشرّاب والشرّیب بہت پینے والا۔ شراب کا دلدادہ۔ پکا شرابی (المنجد اردو ترجمہ ۵۱۸)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے۔ باب حد الشارب وبیان المسکر شرابی کی حد اور منشیات کا بیان۔ (بلوغ المرام مع سبل السلام ج ۴ ص ۳۰)

عربی میں اس کا مترادف خمر زیادہ واضح ہے۔ صحیح مسلم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خمر کا معنی منقول ہے۔

"کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وهو مد منها لم یتب لم یشربها فی الاخرة"

رواہ احمد ومسلم وابی داؤد والنسائی والترمذی وابن ماجه عن ابن عمر رضی الله عنهما۔ الجامع الصغیر ج ۲ ص ۹۴۔)

مسلم کی روایت صنعانی رحمہ اللہ علیہ نے یوں نقل کی ہے: (ملاحظہ ہو سبل السلام ج ۴ ص ۴۱)

"کل مسکر خمر وکل خمر حرام" (کہ ہر نشہ آور خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔)

مذکورہ بالا روایت کا ترجمہ یوں ہے: ہر نشہ آور خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا اور مر جائے اور وہ اس پر عادی ہو توبہ نہ کرے تو آخرت میں نہیں پیئے گا۔

اس تحقیق کے بعد اب کسی کا یہ کہنا کہ خمر انگوروں کی شراب کو کہتے ہیں اور یہ کہہ کر باقی تمام شرابوں کو وہ ناقابل تعزیر کہے تو اس فتوے کا شرعی کوئی جواز نہیں۔ تفسیر الدر المنثور میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی لفظ خمر کے متعلق آراء مذکور ہیں۔ جو کہ نہ تو حجت میں کمزور ہیں اور نہ ہی عربی دانی میں اور نہ ہی قرآنی مزاج کو سمجھنے میں قاصر اور نہ ہی مقام نبوت سے غافل۔

بلوغ المرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول موجود ہے ۔ اور کم وبیش الفاظ کے ساتھ درمنثور میں بھی یہ قول موجود ہے ۔

نزل تحریم الخمر وھی من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعیر والخمر ما خامر العقل (ابن ابی شیبہ بخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابوعوانہ والطحاوی وابن ابی حاتم وابن حبان والدارقطنی وابن مردویہ والبیھقی فی شعب الایمان) قال الحافظ متفق علیہ قال الصنعانی واخرجه الثلاثة . بلوغ المرام مع السبل : ۴ ، ۴۷

وعن انس رضی اللہ عنہ ان الآیة التی حرم فیھا الخمر نزلت ولیس بالمدینة شراب یشرب الا من تمر اخرجه ابن مردویه (الدر المنثور ج ۴ ص ۳۱۷)

وفی روایة له وما بالمدینة خمر الا الفضیخ ومثله عنده عن ابن عمر رضی اللہ عنھما وفی روایة لابن مردویه لقد انزل اللہ تحریم الخمر وما بالمدینة زبیبة واحدة وفی روایة لمسلم عن انس انزل اللہ تحریم الخمر وما بالمدینة شراب یشرب الا من تمر (بلوغ المرام ۴/۴۷) وفی روایة لأبی یعلی عن انس وشرابھم یومئذ البسر والتمر (الدر المنثور ج ۴ ص ۳۱۷) وفی شھادة جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما : حرمت الخمر یوم حرمت وما کان شراب الناس الا التمر والزبیب وفی شھادة البراء بن عازب عند ابن مردویه : نزل تحریم الخمر وما فی اسقیتنا الا الزبیب والتمر فاکفأنا ھما ۔ مطلب میں سب برابر ہیں ۔ کہ ہر صحابی نے اپنی معلومات کے حساب سے مختلف چیزوں کے نام لیے جن سے شراب بنتی تھی ۔ بعض لوگوں نے صرف

مدینہ منورہ کے حساب سے بتایا۔ بعض نے دوسرے علاقوں کے حساب سے ذکر کیا۔ بعض لوگوں نے جو شراب بیرونی درآمد ہوتی تھی اس کو بھی شامل کر کے بتایا کہ مدینہ منورہ میں تو انگور کا ایک دانہ نہیں تھا۔ جو ایسی شراب آتی تھی وہ درآمد ہوتی تھی

بہرحال انہوں نے مندرجہ ذیل اشیاء کی شراب بننے بنانے پینے پلانے کا تذکرہ کیا ہے۔

۱: انگور
۲: کھجور
۳: شہد
۴: گندم
۵: جو

یہ پانچوں چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتائیں اس روایت کو صحیحین کے علاوہ گیارہ محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔

کھجور کے سلسلہ میں مختلف نام ہیں۔
کچی کھجور۔ پکی کھجور۔ کھجور کی شراب۔
اور یہ تفسیر مندرجہ ذیل اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔
۱۔ حضرت عمر۔ ۲۔ حضرت انس۔ ۳۔ حضرت جابر۔ ۴۔ عبداللہ بن عمر۔
۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

مزید تحقیق و تدقیق کے لیے شراب بنانے کا سادہ سا طریقہ جو عربوں میں موجود تھا اسے ملاحظہ فرمائیں تو یہ پتہ بھی چل جائے گا کہ شراب کس سے بنتی تھی ؟؟

شراب بنانے کے طریقے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی سماعت فرمائیں۔ تحقیق یہ شراب کے ڈوبے پانچ چیزوں سے بنائے جاتے تھے۔ کھجور، منقہ، شہد، گندم اور جو تو جس شے کو ڈھانپ دیا جاتا۔ اور کافی دیر تک وہ ایسے پڑی رہتی شراب بن جاتی (الدر ج ۲ ص ۳۱۸ بروایۃ ابن عمر عند ابن ابی شیبہ

حضرت انس کہتے ہیں کہ شراب حرام ہوئی تو یہ مٹکوں میں بنائی جاتی تھی۔ ابن مردویہ ج۲ ص۳۱۷ الدر
جب منقہ اور کھجور اکٹھی کر کے (برتن میں ڈال کر) پھینک دی جائیں تو یہ شراب ہے۔
بروایت جابر مرفوعا عند الحاکم مع التصحیح (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۸۔) اب پھر سے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے مرفوع روایات پیش کی جاتی ہیں جن سے خمر کی لغوی شرعی حقیقت واضح ہو جاتی ہے ۔

مرفوع روایت میں شراب کا اصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے ۔ کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ، کھجور سے شراب شہد سے شراب ہے منقہ سے شراب ہے انگور سے شراب ہے اور گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں ۔ (الدر ج ۲ ص ۳۱۷)

ایک روایت میں ہے گندم سے شراب ہے جو سے شراب ہے منقہ سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے اور تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں ۔ (ابن ابی شیبہ ، ابو داؤد ، ترمذی ، نسائی ، ابن ماجہ ، النحاس فی الناسخ ، حاکم مع التصحیح وتعقبہ الذہبی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما)

شراب کی حرمت کے چار مرحلے

پہلا مرحلہ ؛ ۔ (شراب پینا گناہ کبیرہ ہے) ۔ (البقرہ)

دوسرا مرحلہ ؛ ۔ (شراب پی کر نماز نہ پڑھو ۔) ۔ (النساء)

تیسرا مرحلہ ؛ ۔ (شراب میں سکر ہے اچھا رزق نہیں) ۔ (النحل)

چوتھا مرحلہ ؛ ۔ (عمل شیطانی کی پلیدی ہے ۔ کامیابی چاہتے ہو تو اس سے بچ جاؤ ۔ شراب کے ذریعے شیطان تمہارے درمیان عداوت ، بغض ، ذکر الٰہی سے اور نماز سے رکاوٹ پیدا کر رہا ہے ۔ کیا باز آتے ہو یا کہ نہیں ؟) ۔ (المائدہ)

یہ ہے خلاصہ ان روایات کا جن میں شراب کے حرمت کے مراحل بیان ہوئے ہیں ۔ اکثر نے چوتھا نہیں بیان کیا اور صرف تین مرحلے بتائے ہیں ۔ بہرحال شراب کی حرمت کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں ۔

ذیل میں ان کے حوالہ جات دیے جا رہے ہیں تاکہ محققین ایک نظر میں فائدہ اٹھا سکیں ۔

اورعوام کو اس کی روایت کی عددی ضخامت معلوم ہوسکے اور ان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کیونکہ مقصود مسئلہ کی اہمیت جتلانا ہے اور عوام کو اہمیت کا احساس اس کی عددی ضخامت سے ہی ہو سکتا ہے۔

واقول باللہ التوفیق:

(مرفوع) (۱) (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) تین مراحل میں حرام ہوئی اور پھر اس کی تفصیل بیان کی۔ (مسند احمد بن حنبلؒ)

(مرفوع) (۲) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) تین مراحل میں حرام ہوئی اور پھر اس کی تفصیل بیان کی۔ (ابوداؤد طیالسیؒ ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ ابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان)

(مرفوع) (۳) (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) شان نزول یا ایہا الذین اٰمنوا۔ (آیت مائدہ) (ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ وابن مردویہ والنحاس فی ناسخہ

(مرفوع) (۴) (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) شان نزول یا ایہا الذین اٰمنوا۔ (آیت مائدہ) (بروایت سالم بن عبداللہ ابن جریرؒ)

(مرفوع) (۵) (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) میرے بارے میں تین آیات نازل ہوئیں اور ان کی تفصیل اور ان میں آیت مائدہ بھی ہے۔ (الطبرانی عن سعدؓ)

(مرفوع) (۶) (ابن عباس رضی اللہ عنہما) (شان نزول آیت مائدہ)۔ (عبد بن حمید والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابوالشیخ وحاکم مع التصحیح وابن مردویہ والبیہقی)۔

مع الاعتراض من قوم فی قوم قتلوا یوم احد والخمر فی بطونہم والرد علیہم بقول لیس علی الذین ص ۳۱۵ ج ۲ الدر المنثور۔

(مرفوع) (۷) (بریدۃ) (شان نزول آیت مائدہ) (ابن جریر)۔

(مرفوع) (۸) (ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے شراب کے متعلق پیش گوئی فرمائی اور جب آیت مائدہ نازل ہوئی تو حرمت کا فتویٰ دیدیا)

(۹) (عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ) جاہلیت میں شراب حرام کردی اور اس کے عیب گنوائے اور جب حرام ہوئی تو کہا اس کا برا ہو میری بصیرت صحیح تھی۔ (ابن سعد)

(مرفوع) (۱۰) (سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ) آیت بقرۃ ثم آیت النساء ثم آیت المائدہ

اس کے بعد شبہات اور ان کی تردید (ابن المنذر)

(۱۱) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) تحریم کے تین مراحل حتیٰ کہ قلیل وکثیر سب حرام ہوگئی ۔ (عبد بن حمید) ۔

(۱۲) (عطاء رحمۃ اللہ علیہ) تحریم کے تین مراحل حتیٰ کہ قلیل وکثیر سب حرام ہوگئی ۔ (عبد بن حمید) ۔

(مرفوع) (۱۳) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) تحریم کے دو مراحل آیت النساء و آیت المائدہ بعد غزوۃ الأحزاب (عبد بن حمید)

(مرفوع) (۱۴) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) آیت المائدہ اور اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا وعظ کہ نہ چکھو نہ بیچو اور سب کچھ مدینہ منورہ کی گلیوں میں گرادیا گیا ۔ (عبد بن حمید)

(مرفوع) (۱۵) (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (شراب پر تعزیر ۴۰ تک یہاں تک کہ اولین مہاجرین میں سے ایک آدمی آیا اور اپنے لیے حلت کی دلیل دی اس پر ابن عباس رضؓ نے معنی سمجھایا علی رضی اللہ عنہ نے افتراء کے اسی کوڑے لگوائے کہ شراب پر سکر، سکر پر ہذیان ، ہذیان اور افتراء پر اسی کوڑے ۔ (ابو الشیخ ، ابن مردویہ ، الحاکم مع التصحیح) ۔

(مرفوع) (۱۶) (ابوطلحۃ زوج ام سلیم ربیبہ انس رضی اللہ عنہم اجمعین) شراب کی تحریم کے بعد کا منظر ۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع)(۱۷) (انس رضی اللہ عنہ) مال یتیم کو شراب پر لگا دیا جس کو حرمت کے بعد ابوطلحہ نے سرکہ بنانے کی اجازت مانگی لیکن گرادینے کا حکم ملا ۔ (ابن مردویہ)

(۱۸)(انس رضی اللہ عنہ) حرمت کے وقت مدینہ منورہ میں صرف کھجور کی شراب ملتی تھی ۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۱۹) (انس رضی اللہ عنہ) حرمت کے بعد کا منظر کہ پاؤں کی ٹھوکر سے انڈیل دی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ یہ حرام ہوچکی ہے اور شراب کچی کھجوریں اور چھوہاروں کی بنتی تھی ۔ (ابو یعلی)

(۲۰) (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) آیت بقرہ کے بعد بھی اور آیت نساء کے بعد بھی

شراب کو پیا گیا لیکن آیت مائدہ کے بعد چھوڑ دی گئی ۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۲۱) (ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ کہ شراب سے اللہ تعالیٰ بیزار ہیں۔ جس کے پاس ہو بیچ لے اور فائدہ اٹھائے تھوڑی مدت بعد حرمت نازل ہوگئی تو فرمایا کہ جس کو یہ آیت پہنچی ہو تو نہ بیچے اور نہ پیئے تو لوگوں نے باقی ماندہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں پھینک دی ۔ (مسلم ، ابو یعلی ، ابن مردویہ)

(۲۲) (ابن عباس رضی اللہ عنہما) قلیل و کثیر شراب حرام ہوگئی اور ہر نشہ آور بھی حرام ہوگئی (ابن مردویہ)

(۲۳) (وہب بن کیسانؒ کا سوال حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے شراب کب حرام ہوئی فرمایا بعد جنگ اُحد کے ۔)

(مرفوع) (۲۴) (جابر رضی اللہ عنہما) ایک آدمی یتیموں کے مال کی تجارت کرتا تھا ایک دفعہ شراب خریدلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرمت کے بعد بات ہوئی آپ نے سب کو گرا دینے کا حکم دیا۔

(مرفوع) (۲۵) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) شراب حرام ہوئی اور مدینہ منورہ میں اس وقت کہیں خمر نہیں تھی ۔ لیکن کھجور کی شراب تھی ۔ (ابن مردویہ)

(۲۶) (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) (آیت مائدہ کے موافق توراۃ کا بیان اور کچھ زیادہ تھی) (ابن ابی حاتم ۔ ابن مردویہ ، البیہقی فی السنن) ۔

(مرفوع) (۲۷) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) اللہ تعالیٰ نے خمر حرام کی اور ہر نشہ آور حرام ہے ۔ (ابن مردویہ)

(۲۸) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جب شراب حرام ہوئی تو مدینہ بھر میں ایک بھی منقہ نہیں تھا ۔ (ابن مردویہ)

(۲۹) (انس رضی اللہ عنہ) آیت تحریم خمر نازل ہوئی تو مدینہ بھر میں صرف کھجور کی شراب ملتی تھی ۔ (مسلم) (بلوغ المرام مع السبل ج ۴ ص ۴۷)

(مرفوع) (۳۰) (ابو سعید رضی اللہ عنہ) یتیم کی شراب تھی جب آیت مائدہ نازل ہوئی

—— ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہ یتیم کا مال ہے فرمایا کہ گرا دو۔ (احمد، ابو یعلی، ابن ابی رو د ابن مردویہ)

(۳۱) (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) جب شراب حرام ہوئی تو مٹکوں میں شراب تیار ہوتی تھی۔ (ابن مردویہ)

(۳۲) (البرار بن عازب رضی اللہ عنہ) جب شراب حرام ہوئی تو ہمارے مشکیزوں میں صرف منقہ اور کھجور تھا جسے ہم نے انڈیل دیا۔

(مرفوع) (۳۳) (ابن عمر رضی اللہ عنہما) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شراب کھجور سے، شہد سے شراب، انگور سے شراب، گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں۔ (ابن مردویہ)

(۳۴) (سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ) حرمت کے مراحل آیت بقرہ کے بعد کچھ لوگ رک گئے۔ کچھ پیتے رہے آیت نساء کے نزول کے بعد لوگ اوقات نماز کے حساب سے احتیاط کر لیتے آگے پیچھے پیتے رہتے حتیٰ کہ آیت مائدہ نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے خرابی ہو تجھے جوئے کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔

(۳۵) مراحل حرمت۔ آیت بقرہ آیت نحل آیت مائدہ دو آیات۔ (قول شعبی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن جریر)

(۳۶) سدیؒ آیت بقرہ پر پیتے رہے حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے دعوت کی حضرت علی نے نماز پڑھائی تو قل یا ایھا الکافرون صحیح طور پر نہ پڑھ سکے پھر آیت نساء نازل ہوئی تو صبح کو پیتے ظہر کی نماز صحیح حالت میں پڑھتے پھر عشاء کے بعد پی لیتے اور صبح کی نماز درست حالت میں پڑھ لیتے حتیٰ کہ سعد بن وقاص نے کھانا تیار کیا رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین اور اس میں انصار و مہاجرین کا جھگڑا ہو گیا۔ جس سے حضرت سعد کی ناک زخمی ہوگئی تو اس پر شراب کی تنسیخ اور تحریم نازل ہوئی، یعنی آیت مائدہ (ابن جریر)

(۳۷) (قتادہ رحمۃ اللہ علیہ) (آیت مائدہ مبنی بر تحریم احزاب کے بعد نازل ہوئی اور ان دنوں عرب کی سب سے بڑی عیاشی یہی تھی۔ (ابن جریر وابن المنذر)

(مرفوع) (۳۸) (ربیع رضی اللہ عنہ) جب آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے پیش گوئی فرمادی کہ تحریم خمر کی بنیاد تمہارے ربّ نے رکھ دی۔ آیت نساء نازل ہوئی تو فرمایا کہ تمہارا ربّ تحریم خمر کے قریب آگیا ہے۔ پھر آیت مائدہ نازل ہوئی تو اس وقت حرام ہوگئی۔

(مرفوع) (۳۹) (محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ) تحریم خمر میں چار آیات نازل ہوئیں پہلے آیت بقرہ پھر آیت نحل پھر آیت نساء پھر آیت مائدہ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یا ربنا اے ہمارے رب ہم باز آگئے (اور اس میں نماز کے لئے ایک شرابی مقتدی کے گانے کا تذکرہ بھی ہے جس پر آیت نساء نازل ہوئی۔)

(مرفوع) (۴۰) (محمد بن قیس رضی اللہ عنہ) منازل تحریم خمر میں کچھ مدنی لوگ آئے جو کہ شراب پیتے اور جوا کھیلتے تھے اور اس کا مال کھا جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آیت بقرۃ نازل ہوئی کہنے لگے چلو منافع اٹھاتے ہیں اور گناہ پر استغفار پڑھ لیتے ہیں (ابھی) کچھ رخصت (باقی) ہے حتیٰ کہ ایک آدمی نماز مغرب میں سورۃ قل یا ایھا الکافرون پڑھنے لگا تو وہ سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیسے پڑھوں۔ اور کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اس پر آیت النساء نازل ہوئی۔ تو اوقات نماز کے علاوہ شراب پیتے تھے اور نماز کے وقت چھوڑ دیتے حتیٰ کہ نماز کو آتے تو ذہن حاضر ہوتا۔ اسی طرح رہے یہاں تک کہ آیت مائدہ نازل ہوئی تو کہنے لگے کہ اے ربّ ہمارے ہم باز آگئے۔

(مرفوع) (۴۱) (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (شرابی عادی کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات بت پرست کی طرح ہوگی۔ پھر یہ آیت مائدہ پڑھی (مرفوع) (ابن مردویہ، ابو الشیخ)۔

(مرفوع) (۴۲) (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) (اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، شطرنج اور جوار باجرے کی شراب اور ہر نشہ آور چیز تم پر حرام کر دی ہے) مرفوعا (ابن مردویہ)۔

(۴۳) کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا، شطرنج حرام کیا ہے اور ہر نشہ آور تم پر حرام ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن مردویہ)

(۴۴) (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) (شراب کی حرمت نازل ہوئی تو مدینہ منورہ میں پانچ شرابیں تھیں ان میں انگور کی شراب نہیں تھی۔ (بخاری و ابن مردویہ)

(مرفوع) (۴۵) (جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) (عامِ فتح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا شراب، بت، مردار اور خنزیر کی تجارت اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے کسی نے پوچھا کہ مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کشتیوں اور چمڑوں پر ان سے لیپ ہوتا ہے اور لوگ روشنی کے لیے استعمال کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں یہ حرام ہیں پھر اس پر فرمایا کہ یہود کو اللہ قتل کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کر دی تو پگھلا کر بیچ دیتے اور قیمت کھا جاتے۔ (صحاح ستہ و ابن مردویہ)

(مرفوع) (۴۶) (ابن عباس رضی اللہ عنہما) قبیلہ دوس سے ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفے میں شراب کی ایک مشک لایا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری غیر حاضری میں اسے حرام کر دیا ہے تو دوسی نے ساتھ والے آدمی کو کہا کہ اسے بیچ دو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس نے اسے پینا حرام کیا اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کر دیا اور اس کی قیمت کھانے کو بھی حرام کر دیا۔ اور چھاگل کے متعلق حکم دیا تو انڈیل دی گئی حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ (ابن مردویہ)

(مرفوع) (۴۷) تمیم داریؓ ہر سال رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شراب کی ایک مشک تحفہ دیتے جس سال شراب حرام ہوئی اس سال لے کر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا اور ہنس پڑے اور فرمایا کیا معلوم ہے کہ وہ حرام ہو چکی ہے انہوں نے پوچھا کہ کیا ہم بیچ نہ دیں تو قیمت سے فائدہ اٹھالیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت مارے، اللہ تعالیٰ نے ان پر جو چربیاں حرام کی تھیں۔ یعنی گائے اور بکری کی اسے پگھلا لیا بشکل روغن (یا گھی کے) کچھ بیچ کر کھانے لگے اور شراب حرام ہے اس کی قیمت حرام ہے اس کی تجارت حرام ہے۔ (ابن مردویہ)

(۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو کہنے لگے اما بعد شراب جس دن حرام ہوئی یہ پانچ چیزوں سے بنتی تھی انگور، کھجور، گندم، جو، شہد اور ہر مست مار دینے والی چیز شراب ہوتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابو عوانہ، طحاوی، ابن ابی حاتم، ابن حبان، دارقطنی، ابن مردویہ۔ بیہقی فی شعب الایمان۔

(۴۹) شراب کے یہ دھڑے پانچ چیزوں سے بنتے تھے۔ کھجور، منقہ، شہد، گندم

اور جو اور جس کو بھی تم ڈھانپ کر کافی دیر رکھ چھوڑو وہ شراب بن جائے گی۔ (ابن ابی شیبہ) (مرفوع) (۵۰) (ابن عمر رضی اللہ عنہما) (مرفوعا) ہر نشہ آور شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ (الشافعی، ابن ابی شیبہ، بیہقی)۔

(مرفوع) (۵۱) (جابر رضی اللہ عنہ) (مرفوعا) منقہ اور کھجور جب اکٹھے پانی میں ڈال دیے جائیں تو شراب بن گئی) (الحاکم مع التصحیح)

(مرفوع) (۵۲) (نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما) (مرفوعا) گندم سے شراب، جو سے شراب، منقہ سے شراب، کھجور سے شراب، شہد سے شراب اور میں تمہیں نشہ آور سے روکتا ہوں۔ (ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، نحاس فی ناسخ اور الحاکم مع التصحیح)

(مرفوع) (۵۳) مریم بنت طارق رحمۃ اللہ علیہا مہاجرات کے ساتھ حج کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ملاقات کو آئیں تو کچھ عورتیں ان سے برتنوں کے بارے میں پوچھنے لگیں تو کہنے لگیں کہ تم ایسے برتنوں کا نام لے رہی ہو جن میں سے اکثر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہیں تھے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرو۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے خواہ اسے اگر اپنے گھریلو کنوئیں کا پانی نشہ دے تو اس سے بھی بچے۔

(مرفوع) (۵۵) ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن المنذر اور النحاس اپنے ناسخ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ خمر (شراب) ان دونوں درختوں سے ہے۔ کھجوروں اور انگوروں سے۔ (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۱۴ - ۳۱۹)۔

شراب کی حرمت متواتر ہے

۱:۔ قرآنی آیات جن کا حوالہ گذر چکا ہے: وہ سب محکم اور متواتر ہیں۔ سب نے شراب کو بری چیز بتایا ہے۔

۲:۔ احادیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام سے مروی ہیں۔

۱: ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲: ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳: ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴: ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵: ۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶: ۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷: ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۸: ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین
۹: ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۰: ۔ حضرت وہب بن کیسان عن جابر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۱: ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین
۱۲: ۔ حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین
۱۳: ۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۴: ۔ حضرت محمد بن کعب القرظی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۵: ۔ حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۶: ۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۷: ۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۱۸: ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
۱۹: ۔ حضرت عمر بن الخطاب علی المنبر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۰: ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۱: ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۲: ۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۳: ۔ حضرت قرۃ بن یاسر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۲۴:۔ حضرت واقد رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۵:۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۶:۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۷:۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۸:۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۲۹:۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۰:۔ حضرت قتادہ بن عیاش رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۱:۔ حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۲:۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۳:۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین
۳۴:۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین
۳۵:۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۶:۔ حضرت شیبہ بن کثیر الاشجعی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۷:۔ حضرت کیسان رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۸:۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۳۹:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ۔
۴۰:۔ حضرت ذویب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۱:۔ حضرت شرجیل بن اوس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۲:۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۳:۔ حضرت غضیف رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۴:۔ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۵:۔ حضرت بحیرا الراہب من الحبشہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۶:۔ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

۴۷: ۔ حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا وعنہم اجمعین ۔
۴۸: ۔ حضرت اسعث بن قیس رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۴۹: ۔ حضرت انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۰: ۔ حضرت خلدۃ بن طلق عن ابیہا رضی اللہ عنہا ۔
۵۱: ۔ حضرت ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۲: ۔ حضرت عبداللہ بن الدیلمی عن ابیہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۳: ۔ حضرت صحار العبدی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۴: ۔ حضرت ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۵: ۔ حضرت عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۶: ۔ حضرت الرسیم العبدی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۷: ۔ حضرت یزید بن الفضل عن عمرو بن سفیان المحاربی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین
۵۸: ۔ حضرت الاشج العصری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۵۹: ۔ حضرت اسید الجعفی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۰: ۔ حضرت مہزم بن وہب الکندی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۱: ۔ حضرت عمر بن شیبۃ بن ابی بکیر الاشجعی عن ابیہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۲: ۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا وعنہم اجمعین ۔
۶۳: ۔ حضرت جودان رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۴: ۔ حضرت عمیر العبدی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۵: ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
ملاحظہ ہو (کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲ - ۳۷۸ ۔
۶۶: ۔ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۷: ۔ حضرت ازہر بن عبد بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۶۸: ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین

۶۹: حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۱: حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۲: حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۳: حضرت یحییٰ بن کثیر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۴: حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۵: حضرت الحکم الغفاری رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۶: حضرت ابن الرائشی عن ابیہ رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۷: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۸: حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۷۹: حضرت عکرمۃ لعلہ ابن ابی جہل رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔
۸۰: حضرت فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ۔

(کنز العمال ج ۵ ص ۴۷۱ - ۵۳۷)

شراب (نشہ آور مشروب) اور تر یا خشک منشیات سب کا حکم برابر ہے

جیسا کہ سابقہ اوراق میں ثابت ہو چکا ہے کہ شراب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ عقل پر پردہ ڈال دے اور اسی وجہ سے وہ حرام بھی ہے ۔ مشروب ہونا وجہ حرمت نہیں کہ دودھ، پانی، شہد، لسی، پھلوں کے تازہ جوس سب مشروب ہیں اور وہ حلال ہیں، بلکہ شراب کی حرمت کی وجہ اس کا عقل پر پردہ ڈالنا یا نشہ آور ہونا ہے ۔ اس وجہ سے ہر وہ چیز جو کہ عقل پر پردہ ڈال دے یا نشہ لے آئے وہ حرام ہوگی ۔ خواہ اس پر لفظ شراب بولا جا سکتا ہو یا نہ بولا جا سکتا ہو ۔ البتہ جب اسے نشہ آور یا مسکر کہا جائے گا تو وہ خمر کا معنی رکھنے کی وجہ سے بھی اور مسکر ہونے کی وجہ سے بھی حرام ہوگی ۔

کیونکہ اسلام لفظی یا اسمی بحثوں کو بنیاد حکم نہیں بناتا بلکہ وہ معنوی مباحث اور نتائج سے زیادہ بحث کرتا ہے۔ چونکہ شراب بھی اس وجہ سے حرام ہے کہ وہ نشہ آور ہے اس لیے باقی وہ تمام اشیاء جو کہ یہ معنی اور تاثیر رکھتی ہیں وہ حرام ہونگی خواہ لغت میں وہ خمر ہوں یا نہ ہوں۔ شراب کہا جاسکے یا نہ کہا جاسکے۔

تاہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی یاد دہانی ضروری ہے۔ آپ کا ارشاد ہے:

کل مسکر حرام (نشہ آور چیز حرام ہے۔

احمد ،	شیخین ،	ابوداؤد ،	نسائی ،	ابن ماجہ	عن	ابی موسیٰ الاشعری	رضی	اللہ	عنہ
〃	〃	×	〃	×	〃	انس بن مالک	〃	〃	〃
〃	×	〃	〃	〃	〃	عبداللہ بن عمر بن الخطاب	〃	〃	عنہما
〃	×	×	〃	〃	〃	ابوہریرہ	〃	〃	عنہ
×	×	×	×	〃	〃	ابن مسعود	〃	〃	〃

نیز ارشاد ہے:

کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو مدمنھا لم یتب لم یشربھا فی الاخرۃ۔

ہر نشہ آور شراب ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور مر جائے بحالیکہ وہ اس کا عادی ہو اسے آخرت میں نہیں پیئے گا۔

(احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔)

نیز ارشاد ہے:

کل مسکر حرام وما سکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام (ابوداؤد، ترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور جس چیز کا ایک "ٹوپہ" پینے سے نشہ چڑھے اسکی ایک ہتھیلی پینا بھی حرام ہے۔

(الجامع الصغیر ج ۲ ص ۹۴)

بعض روایات کے الفاظ یہ ہیں :

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ۔ جس چیز کی کثرت نشہ پیدا کرے اس کا قلیل بھی حرام ہے ۔

(احمد ، ابوداؤد ، ترمذی ، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ ۔)

احمد ، نسائی ، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما (ح) الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۴۲)

ما اسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام (احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا) جس کا ایک ٹوپہ سکر پیدا کرے اس کا ایک ہتھیلی بھر پینا بھی حرام ہے ۔

(ح) (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۴۲ - ۱۴۳)

بعض ارشادات نبویہ (مناہی) میں وارد ہیں ۔

نھی عن کل مسکر و مفتر منع کیا ہر مُسکِر (نشہ آور) سے اور ہر مُفَتِّر سے یا مُفتِر (فتور پیدا کرنے والی سے) (لاحمد وابی داؤد عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا)

(صححہ السیوطی : الجامع الصغیر ج ۲ ص ۱۹۳)

ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا ؛

انھی عن کل مسکر اسکر عن الصلوٰۃ (مسلم عن ابی موسیٰ (صححہ السیوطی : الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۹)

میں تمہیں ہر نشہ آور سے منع کرتا ہوں جو کہ نماز سے مدہوش کرے ۔

انھاکم عن قلیل ما اسکر کثیرہٗ میں تمہیں اس کے قلیل سے منع کرتا ہوں جس کا کثیر نشہ لائے نسائی عن سعد صححہ السیوطی الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰۹)

تحریمات کے ضمن میں فرمایا :

حرم اللہ الخمر وکل مسکر حرام اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کیا اور ہر نشہ آور حرام ہے ۔ (نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہا صححہ السیوطی : الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۷)

نیز ارشاد ہوتا ہے :

حرمت التجارة فی الخمر کہ شراب میں تجارت حرام کر دی گئی (بخاری و ابو داؤد) (صحیح) (الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۷) عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔

اجتنبوا الخمر فانها مفتاح کل شر شراب سے بچ جاؤ کیونکہ شراب ہر شر کی کنجی ہے۔ مستدرک حاکم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما صححہ السیوطی ج ۱ ص ۱۰۔

اجتنبوا ما اسکر: الحلوانی: جو بھی نشہ دے اس سے بچ جاؤ (عن علی رضی اللہ عنہ) (صححہ السیوطی: الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۰)

اجتنبوا کل مسکر: الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ صححہ السیوطی (ج ۱ ص ۱۰)۔

ایک موقعہ پر ارشاد ہے: ان الاوعیة لا تحرم شیئاً فانتبذوا فیما بدالکم واجتنبوا کل مسکر عن قرۃ بن یاسر کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲) برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے جس جگہ چاہو بنیذ بنالو اور ہر مسکر سے بچ کر رہو۔

نیز فرمایا:

اخذروا کل مسکر فان کل مسکر حرام۔ ہر نشہ آور سے بچ جاؤ کیونکہ ہر نشہ آور حرام ہے۔

(الطبرانی فی الاوسط عن بریدۃ کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲-۳۴۳)

اس معنی کی احادیث بغوی نے واقد رضی اللہ عنہ سے ابن حبان نے جابر رضی اللہ عنہ سے احمد و مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے احمد، شیخین، ابن عدی میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نسائی میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین (ملاحظہ ہو کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۲ - ۳۴۳)۔

مؤخر الذکر کے الفاظ سب سے زیادہ واضح ہیں۔

لاتشرب مسکرا فانی حرمت کل مسکر (نسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ) کسی بھی نشہ آور چیز کو نہ پی، کیونکہ میں نے ہر نشہ آور چیز کو حرام کر دیا۔

ابن ماجہ میں خباب رضی اللہ عنہ سے باب الخمر مفتاح کل شر میں حدیث نمبر ۳۲۷۲

درج ہے۔

ایاك والخمر فان خطیئتها تفرع الخطایا كما أن شجرتها تفرع الشجرة۔

بچ جا خمر سے اور خمر کو بچائے اپنے آپ سے۔ کیونکہ اس گناہ سے اور گناہ ایسے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے اس کے درخت سے اور درخت پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی کھجور سے کھجور، انگور سے انگور وغیرہ وغیرہ۔
اسی طرح شراب کے گناہ سے اور گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

اور بہت سی احادیث اس سلسلہ میں طبرانی میں عن السائد بن یزید، وابن عباس وابی الدرداء ومعاذ وقتادہ بن عیاش وابی موسیٰ الاشعری وجابر، شیبہ بن کثیر رضی اللہ عنہم اجمعین سے وارد ہیں اسی طرح مستدرک حاکم شیرازی فی الالقاب وابونعیم فی المسلسلات، مسند احمد، ضیاء، ابوداؤد، ابن حبان، بیہقی فی الشعب، ابن الدنیا فی ذم الملاہی لبغوی ابن قانع ابن عدی، ابن عساکر، الحارث، شیخین، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، دیلمی، ابونعیم فی الحلیہ، ابوداود، طیالسی بیہقی فی السنن میں بہت سے ایسے مضامین موجود ہیں جو کہ پہلے نہیں پیش ہوئے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں کنز العمال ج ۵ ص ۳۴۴-۳۵۵)

مفتر کی تحقیق

سبل السلام ج ۴ ص ۵۰ - ۵۱ میں ہے۔
وقد أخرج ابوداؤد انه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر " کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور ہر فتور پیدا کرنے والی چیز کو حرام قرار دیا ہے۔

" خطابی فرماتے ہیں: ہر مشروب جو کہ فتور اور خور (کمزوری) پیدا کرے اعضا میں وہ مفتر ہے"
المنجد کے مترجم کا کہنا ہے فَتَرَ۔ باب نصر۔ ینصر اور باب ضرب۔ یضرب سے ہے۔ مصدر فُتُورًا وفُتَارًا وتَفْتِيرًا تیزی کے بعد ساکن ہونا سختی کے بعد نرم پڑنا۔ عن العمل: کوتاہی کرنا۔
باب افعال: شراب کا مست کر دینا۔ اَفْتَرَ السُّكْرُ أو الداءُ: بیماری یا نشہ

کا کسی کو کمزور کر دینا ہے ۔

معجم الفاظ القرآن الکریم میں لکھا ہے :

فَتَرَ الحرُّ : سکن بعد الحدة : تیزی کے بعد ساکن ہوگیا ۔

والفعل من المادة فتر - کنصر وضرب - فتورا وفتارا بالضم

وَفَتَّرَ بالتضعیف لازمًا ومتعدّیا۔

وفَتَّرَهُ : صیرہ فاترا ۔ فعل کو باب نصر ینصر اور باب ضرب یضرب سے بتایا پھر مصدر بیان کئے جیسے کہ المنجد نے ذکر کئے ہیں ۔ اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ باب تفعیل بھی مستعمل ہے ۔ لازم اور متعدی دونوں مستعمل ہیں ۔ معنی متعدی میں یہ ہے کہ فلاں کو کمزور کر دیا ۔

اب ہم دوبارہ خطابی کی تشریح پر آتے ہیں ۔ کہ ہر وہ مشروب جو کہ اعضاء میں سستی اور ڈھیلا پن یعنی مستی پیدا کر دے وہ مفتر کہلاتی ہے ۔ اسے مذکورہ بالا تحقیق کی بنا پر مُفْتِر اور مُفَتِّر پڑھا جا سکتا ہے ۔

اس تمہید کے بعد صنعانیؒ کا کلام ملاحظہ فرمائیں :

ویحرم ما اسکر من ای شیئ وان لم یکن مشربا کالحشیشۃ جو چیز بھی سکر پیدا کرے خواہ وہ مشروب نہ بھی ہو تو بھی حرام ہے ۔ جیسا کہ بھنگ ۔

وحکی العراقی وابن تیمیۃ الإجماع علی تحریم الحشیشۃ وان من استحلها کفر (سبل السلام ج ۴ ص ۵۱) ۔

عراقی اور ابن تیمیہؒ نے حشیشہ پر حرمت کا اجماعی فتوی نقل کیا ہے اور جو اسے حلال سمجھے وہ کافر ہے ۔

بہرحال مقصود یہ ہے کہ ہر نشہ آور چیز جو کہ صرف نشہ آور ہو یا کہ اعضاء میں وقتی قوت کے بعد ڈھیلا پن اور سستی پیدا کر دے وہ حرام ہے ۔ جس میں بھنگ ، افیون ، ہیروئن اور ایسی دوائیاں بھی اسی باب میں شامل ہیں جو کہ انسان میں وقتی نشاط پیدا کرتی ہیں اور جب ان کی مدت نشاط ختم ہو جاتی ہے تو پہلے سے زیادہ انسان کمزوری کا شکار ہو جاتا ہے ۔

مخدر کا شرعی حکم | تخدیر حس کرنے والی چیز ہے ۔ اور ہر وہ چیز جو کہ دماغ کو سن کر دے وہ مخدر کہلاتی ہے ۔ حضرت انس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہ صاحب بحرین تھے، کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا ۔

کہ لوگوں نے شراب کے بہت سے مشروبات پیدا کر لیے ہیں ۔ جن کا نشہ شراب کے نشہ کی مانند ہوتا ہے ۔ اور یہ مشروبات کھجور اور منقہ سے ہیں ۔ انہیں کدو (سوکھا ہوا) کے برتن ، لکڑی کے کھودے ہوئے برتن ، تارکول لگے ہوئے برتن اور مرتبان میں تیار کرتے ہیں ۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

" ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے ۔ مزفت ، نقیر اور حنتم حرام ہیں یعنی لکڑی کے کھودے ہوئے ، تارکول لگے ہوئے مرتبان حرام ہیں ۔ تم مشکوں میں پیا کرو اور مشکوں کے منہ بند رکھا کرو ۔"

اس پر لوگوں نے مشکیزوں میں ایسی اشیا ء تیار کرنا شروع کر دیں جو کہ نشہ آور تھیں ۔ اس بات کی اطلاع بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں میں فرمایا کہ :

" ایسا کام صرف دوزخی کرتے ہیں خبردار رہو ! ہر نشہ آور حرام ہے ۔ ہر سن کرنے والی چیز حرام ہے اور جس کی کثرت نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے ۔"

یہ بالاختصار اور اسی تفصیل کے ساتھ دو جگہ ذکر ہوتی ہے ۔

کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۸ ۔

کنز العمال ج ۵ ص ۵۶ ۔

منشیات کی جملہ اقسام کے لیے تعزیری قوانین

شریعت مطہرہ میں دلائل کی روشنی میں تمام مسائل حل کرنے کی بڑی اہمیت ہے ۔ لیکن انسانی عقل پر بعض اوقات کچھ ایسے پردے پڑ جاتے ہیں جن کی وجہ سے وہ عقل سے کما حقہٗ کام نہیں لے سکتا ۔ اور ان کے ہوتے ہوئے وہ عقل سے کام لے گا بھی تو بھی وہ صحیح رخ

پر اپنی سوچ سمجھ کا دھارا نہیں بہا سکتا اور ان حجابات کی موجودگی میں اس کی عقل ناقص رہتی ہے۔ یہ حجابات کبھی ماحول کی تقلید کے ہوتے ہیں۔ کبھی ذاتی اغراض کے ہوتے ہیں جن کا حدود اربعہ بالکل وقتی اور سطحی ہوتا ہے۔ کبھی اپنے مال کی صحیح کھپت سے عاجز ہوتا ہے اور اسے ضائع کرنے کے مقامات تلاش کرتا ہے۔ جنہیں وہ صحیح مصرف سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہی مصرف سب سے گھٹیا ہوتے ہیں۔ کبھی کام و دھن کا چسکا اس کی ضرورت بن جاتا ہے۔ جس سے وہ کسی طور چھٹکارا نہیں حاصل کر سکتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے شریعت نے بعض قوانین تعزیری قسم کے نافذ کر رکھے ہیں۔ جو کہ حکومت کا فرض ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ان تعزیری قوانین کو بعض اوقات اللہ تعالیٰ جو کہ اس قانون کے اصلی ذمہ دار اور حاکمیت اعلیٰ کا حق رکھتے ہیں وہ از خود ہی کوئی حد مقرر فرما دیتے ہیں اور بعض اوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے سے ہمیں اس کی تعزیری حد بندی بتائی جاتی ہے۔ قطع نظر اس بات کے کہ اس کا اصلی ماخذ خود اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے مبلغ، اسکے منفذ اور محافظ ہیں۔ یا کہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اس کی حد بندی کا القاء ہوا جسے کہ خلیفہ کائنات پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر خاموشی کی مہر تصدیق ثبت فرمائی اور مسلمانوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔

شراب کے بارے میں امام زہری کا کہنا ہے " کہ باقاعدہ حد بندی نہیں تھی" البتہ اس کا اندازہ موجود تھا جسے چالیس تک متعلق کیا گیا بعد میں جب لوگوں نے سزا کو ہلکا سمجھ کر پے در پے اس کا استعمال بکثرت کیا تو اسے اسّی تک بڑھا دیا گیا کہ یہی ادنیٰ حد تھی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نازل فرمائی۔ اسی پر صحابہ کا اجماع ہو گیا اور یہی سزا دیتے رہے۔